بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(وحی الٰہی)

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا
لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی
ظاہر کردیگا

یہ کتاب جس کا نام ہے

تحفۂ الندوہ

کلام پاک حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود مرزا غلام احمد قادیانی
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہر ممکن ذرائع سے حضور کا تمام کلام دنیا کی ہدایت کیلئے ہاتھوں ہاتھ پھیلانا نصب العین ہے
اور یہ تحفہ خود پڑھ کر دوسروں کو دیدیں لائف ممبر بنیں

ہدایت کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں جنکو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو
مشتہر کریں اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کیلئے اسکو محفوظ
رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگوئی پر صبر کریں اور
دعا میں لگے رہیں

ابوالفضل محمود نے قادیان سے شائع کیا

رسالة تحفة الندوة

التبليغ

يا اهل دار الندوة تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نحاكم الا القرآن - ولا نقبل الا ما وافق قول الرحمن - وهذا هو الدين القيم ايها المتقاعسون - وان القرآن كتاب جئتم به الهدى - وفيه كتب قيمة وخبر ما يأتي وما مضى فبأي حديث بعده تؤمنون - اعلموا ان الخير كله في القرآن وشر الاحاديث ما خالف فاحذروها ايها المتقون - وكلما خالف هدى القرآن وقصصه فاعلموا انه سقط ولا يقبله الا الفسقون ٭ اني انا المسيح وبالحق امشي واسمع والله تلاوة آياته واذكركم ايام الله فهل انتم تتذكرون - واني جئتكم ببينة من ربي وعلمت ما لم تعلموا وابصرت ما لا تبصرون - اتكذبونني ولا تجيبونني ولا تسئلون ان عيسى مات ولا يحيي باحياءكم فلا تكذبوا القرآن ايها المجترؤن - وان كان نازلا قبل يوم القيامة كما تزعمون - فلم اتكلوا لما سئل عن ضلالة النصرى - واعتذر بعدم العلم كما انتم تدرسون ولم يقل اني اعلم ما احدثوا بعدي بما رددت الى الدنيا ولبثت ما كانوا يعملون - وكان الحق ان يقول رب اني رجعت الى الدنيا اذ نك ولبثت فيهم الى اربعين سنة فوجدتهم يعبدونني وامي عليه يصرون - فكسرت صلبانهم واحرقت ا[illegible] تماثيلهم وقتلت كثيرا منهم قد خلوا في دين الله وهم [illegible] يموتون -
فاسئلوا عيسى كم لم يكذب يوم القيامة ويخفي شهادة كانت عنده كانه من الذين لا يعلمون ٭ واني اقسم بالله اني منه فعظموا حلفا ان كنتم تتقون

وانی أعطیت کثیرًا من الأیت وسد القرآن طریقًا آخر من دونی فاین تفرون
وقد جئت علی راس المائة کما انتم تعلمون۔ وخسف القمر والشمس فی رمضان
لیکونا آیتین لی من ربی الرحمن ثم انزل الطاعون لعل الناس یتفکرون فما لکم لا
تنظرون الی آی الله وتخافون عیونکم ما تنظرون۔ ایها الناس عندی شهادات من الله فهل
انتم تؤمنون ایها الناس عندی شهادات من الله فهل انتم تسلمون وان تعدّوا
شهادات ربی لا تحصوها فاتقوا الله ایها المستعجلون۔ افکلما جاءکم رسول بما
لا تهوی انفسکم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون انا نصرنا من ربنا ولا تنصرون من الله
ایها الخائنون۔ اقتلتمونی بفتاوی القتل او دعاوی رفعتموها الی الحکام ثم لا تتندمون۔
کتب الله لاغلبن انا ورسلی ولن تعجزوا الله ایها المحاربون۔
ووالله انی صادق ولست من الذین یختلقون۔ اتنکروننی
وقد تمت علیکم الحجة ألا تردون الی الله او انتم
کمسیحکم تخلدون۔ ألا تتدبرون سورة النور والتحریم
والفاتحة او تکرهون قراءتها او علی انفسکم تحرمون
وهذه رسالة منی اهدیت لکم یا **اهل الندوة** العلماء
تفتحون عیونکم او نتم علیکم حجة الله
فلا تعذرون بعدها ولا تختصمون وانی سمیتها

تُحفةُ النَّدوَة

وانی ارسل الیکم رسلی وانظر کیف یرجعون

وانی ادعو الله ان یجعلها مبارکة لقوم لا یستکبرون۔ رب اشهد انی بلغت
ما امرت فاکتبنی فی الذین یبلغون رسالاتک ولا یخافون ابلن ثم

نظم میرزا ناصر نواب صاحب دہلوی

کشتی نوح و دعوت الایمان — ہے عجب اک کتاب عالی شان

تازہ ہوتا ہے اسکو پڑھ کر دیں — اس سے بڑھتی ہے رونقِ ایماں

ہے یہ آبِ حیات سے بہتر — مُردہ روحوں کو بخشتی ہے جاں

اسکی تعریف سے ہوں میں عاجز — وصف سے اسکے لال میری زباں

گمرہوں کی ہے رہنما یہ کتاب — ہے ہدایت کا انکے یہ ساماں

بیکسوں کی ہے تکیہ گاہ یہی — لاعلاجوں کا اس میں ہے درماں

ہیں مضامین اس کے لاثانی — ہے خدا کے رسول کا یہ نشاں

اس سے کھلتے ہیں دین کے عقدے — غور سے گر اُسے پڑھے انساں

علم آتا ہے جہل جاتا ہے — دُور ہوتے ہیں اس سے وہم وگماں

باغ دنیا نہیں یہ جنت ہے — جس میں پھرتے ہیں حور اور غلماں

اس میں ہیں شیر و شہد کی نہریں — جابجا اس میں قصر عالی شاں

کشتی بے نظیر ہے یہ مفت — کوئی اُجرت کا یاں نہیں خواہاں

جس نے ہم کو عطا یہ کشتی کی — ایسے ملاح پر ہیں ہم قرباں

یاالٰہی تو ہم کو دے توفیق — کیونکہ تو ہے رحیم اور رحماں

دُور ہوں ہم سے نفس کے جذبات — ہم سے بھاگے پرے پرے شیطاں

تیرے حکموں پہ ہم چلیں دن رات — دل سے ہم مان لیں ترے فرماں

ہم سے تُو خوش ہو تجھ سے ہم راضی — جسم سے جب ہمارے نکلے جاں

تیرا بندہ ہے ناصر عاجز — چاہتا ہے یہ تجھ سے تیری اماں

تیری رحمت کا تجھ سے خواہاں ہے — فضل کا تیرے تجھ سے ہے جویاں

دور کر اسکے بوجھ اے مولے — راستہ اپنا اسپہ کر آساں

اتقیا میں اسے بھی شامل کر — رحم کر رحم اسپہ اے سبحاں

ڈھانک دے اسکے عیب اے ستار — کہ یہ رکھتا ہے تجھ پہ نیک گماں

بطفیلِ محمدؐ و احمدؐ — درد کا اس کے جلد کر درماں

دل سے اپنے یہ ہے غلام امام — کر مدد اس کی ظاہر و پنہاں

رسالہ تحفۃ الندوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہ ونصلی

بہر دمم مددے از خدا ہمی آید
کجاست اہل بصیرت کہ چشم بکشاید

آج ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء ایک اشتہار مجھے ملا جو حافظ محمد یوسف پنشنر کیطرف سے میرے نام شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میں ایک دفعہ زبانی اس بات کا اقرار کر چکا ہوں کہ جن لوگوں نے نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تو وہ لوگ ایسے افترا کے ساتھ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود تھا تیئیس۲۳ برس تک (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام بعثت کا کامل زمانہ ہے) زندہ رہے ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور پھر حافظ صاحب اسی اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ان کے اس قول کی تائید میں ان کے ایک دوست ابو اسحاق محمد دین نام نے قطع الوتین نام ایک رسالہ بھی لکھا تھا جس میں مدعیان کاذب کے نام معہ مدت دعویٰ تاریخی کتابوں کے حوالے سے درج ہیں ماحصل اس تمام تقریر کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ صاحب کو قرآن شریف کی آیت لو تقول پر ایمان نہیں ہے اور نہ لانا چاہتے ہیں اور نہ آیت وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ پر ان کا عقیدہ ہے اور نہ ایسا عقیدہ رکھنا چاہتے ہیں بلکہ رسالہ قطع الوتین قرآن شریف کی ان آیتوں کو رد کر چکا ہے اور انکے نزدیک

گویا یہ تمام آیتیں جیسا کہ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی اور جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ اور جیسا کہ آیت فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ یہ سب منسوخ شدہ ہیں جو اب واجب العمل نہیں اور پھر اُن آیتوں میں سے وہ بھی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ نبی بعض باتیں میری طرف بناوٹ سے منسوب کر دیتا تو میں اسے پکڑتا اور اس کی رگ جان قطع کر دیتا گویا یہ تمام آیات رسالہ قطع الوتین سے رد ہو گئیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام وعید خدا تعالیٰ کے جو اوپر کی تمام آیتوں میں مفتریوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں تھیں اور یہ انبیاء علیہم السلام اگر نعوذ باللہ افترا کرنے والے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاک نہ کئے جاتے تو گویا خدا کی گورنمنٹ میں مفتریوں کے لئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے * اور یہ امکان باقی رہتا ہے کہ اگر خدا پر کوئی نبی افترا بھی کرتا تو دنیا کی زندگی میں اس کے لئے کوئی عذاب نہ تھا گویا خدا کے قانون سے انسانی گورنمنٹ کے قانون بڑھ کر ہیں کہ ان میں جھوٹی دستاویز بنانے والے دست بدست پکڑے جاتے اور سزا پاتے ہیں اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو

* جبکہ حافظ صاحب کے نزدیک جھوٹے پیغمبروں کی بھی اسقدر تائید ہو سکتی ہے کہ باوجود دشمنوں کی جان توڑ کوششوں کے وہ اسوقت تک زندہ رہ سکتے ہیں کہ اپنے دین کو زمین پر جما دیں تو اس اصول سے سچے نبی سب خاک میں مل گئے اور جھوٹا اور سچا میں سخت گڑبڑ پڑ گئی اور ظاہر ہے کہ ہزاروں دشمنوں کے منصوبوں اور فریبوں اور کوششوں کے مخالف ایک مامور کو زندہ رکھنا اور دین کو زمین پر جما دینا یہ خدا تعالے کا بڑا معجزہ ہے جو سچے اور کامل نبیوں کو دیا جاتا ہے پس جبکہ اس معجزہ میں جھوٹے پیغمبر بھی شریک ہیں تو اس صورت میں معجزہ بھی قابل اعتبار نہ رہا اور سچے نبی کی سچائی پر کوئی علامت قاطعہ باقی نہ رہی۔ واہ! حافظ صاحب آپ نے اسلام

تیئس برس کی مدت تھی مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کے
لئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری کرکے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ
میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشینگوئی ہے جب تک میں سب کچھ پورا
کرلوں۔ یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں معجزہ کے رنگ میں نہیں ہیں اور
نہ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے غرض کیا میں
اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے مذہب کے رو سے اس حفاظت
اور عصمت الٰہی کو اپنی سچائی کی دلیل نہیں ٹھہرا سکتے بلکہ کاذب بھی اس میں
شریک ہوسکتا ہے مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط ٹھہرتا ہے
کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ایک مفتری پکڑا جائے گا ذلیل ہوگا ہلاک
ہوگا اور فلاح نہیں پائے گا اور انسانی عقل بھی یہی قبول کرتی ہے کہ کذاب کو
جو خدا کے سلسلہ کو عمداً تباہ کرنا چاہتا ہے ہلاک ہونا چاہیئے یہی بیان جابجا خدا
کی پہلی کتابوں میں بھی ہے۔ مگر حافظ صاحب کا مقولہ ہے کہ بہتوں نے جھوٹی وحی
اور جھوٹی نبوت کے دعوے کئے۔ اور ان دعووں کا سلسلہ تیس تیس برس تک جاری
رکھا اور اپنی نبوتوں پر اصرار رہے ہے اور اپنا سلسلہ جھوٹی وحی پیش کرنے کا اخیر
دم تک نہ چھوڑا یہاں تک کہ اسی کفر پر مر گئے اور خدا نے انکی عمر اور کام میں برکت
دی اور کوئی عذاب نہ دیا اور نہ ثابت ہوسکا کہ کبھی انہوں نے توبہ کی اور کبھی انکی
توبہ ملک میں شائع ہوکر لوگوں کو ان کے دوبارہ مسلمان ہونیکی خبر ہوئی۔ اور حافظ
صاحب فرماتے ہیں کہ ان باتوں کا ثبوت رسالہ قطع الوتین میں بخوبی لکھا گیا ہے
اور حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میں انعام کا پانچسو روپیہ لینا نہیں چاہتا۔ اسکے
عوض یہہ چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں جو ابتدا ۹۔ اکتوبر
۱۹۰۲ء سے بمقام امرتسر منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مشاہیر علماء

شریک ہونگے مرزا صاحب یعنی یہ عاجز یہ اقرار لکھ دیں کہ جو نظائر پیش کیگئی ہیں (یعنی رسالہ قطع الوتین میں) اگر مقررہ کردہ حکم کے نزدیک یعنی ندوہ کے علماء کے نزدیک محک امتحان پر پوری اتریں یعنی ندوہ نے قبول کر لیا کہ جس عمر کو ابتداء وحی سے مینے پایا ہے اور جس انکشاف سے اور پورے زور اور یقین سے خدا کی وحی پر میرا دعویٰ ہے اور مینے جس طرح ہزارہا کلمات خدا تعالیٰ کی وحی کے اپنی نسبت لکھے ہیں اور دنیا میں مشہور کئے ہیں ایسا ہی ان لوگوں نے مشہور کئے تھے اور خدا پر افترا کیا تھا پھر وہ ہلاک نہ ہوئے بلکہ میرے جیسی انکی بھی جماعت ہوگئی تو ایسی صورت میں مجھے اس مجلس میں توبہ کرنی چاہیئے میں قبول کرتا ہوں کہ ندوہ کے علماء اگر ان کو خدا نے بصیرت دی ہے اور تقویٰ اور انصاف بھی ہے اور پورے غور کرنے کے لئے وقت بھی ہے تو ضرور وہ میرے بیان اور حافظ صاحب کی قطع الوتین کو دیکھ کر سچا فتویٰ دے سکتے ہیں مگر میں ندوہ کے پاس آمرتسر میں آ نہیں سکتا کیونکہ میرا ان لوگوں پر حسن ظن نہیں ہے سچی بات یہ ہے کہ میں نہ تو ان لوگوں کو متقی سمجھتا ہوں (آیندہ اگر خدا کسی کو متقی کر دے تو اس کا فضل ہے) اور نہ عارف حقائق قرآن خیال کرتا ہوں کیونکہ یہ امر لا یمسہ الا المطھرون پر موقوف ہے پھر میں ان کا حکم ہونا کس وجہ سے منظور کروں ہاں اگر چند منتخب مولوی ان میں سے بطور طالب حق قادیان میں آجاویں تو میں زبانی ان کو تبلیغ کرسکتا ہوں ورنہ خدا کا کام چل رہا ہے کوئی مخالف اس کو روک نہیں سکتا مخالف سے فتویٰ لینا کیا معنی رکھتا ہے ہاں البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار سے ندوہ کے لئے ایک موقعہ تبلیغ کا نکالتے ہیں حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جبکہ

رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سر و پا حکایتیں
لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں
جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعوے پر اصرار
کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جب تک اسی زمانہ
کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے
دعوے نبوت پر مرے اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ
نہ پڑھا اور نہ وہ قبرستان مسلمانوں میں دفن کئے گئے اور ایسا ہی یہ
حکایتیں ہرگز ثابت نہیں ہو سکتیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ان کی
تمام عمر کے مفتریات جن کو انہوں نے بطور افترا خدا کا کلام قرار دیا
تھا وہ اب کہاں ہیں اور ایسی کتاب انکی وحی کی کس کس کے پاس ہے
تا اس کتاب کو دیکھا جائے کہ کیا کبھی انہوں نے کسی قطعی یقینی وحی کا
دعویٰ کیا اور اس بنا پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصلی طور پر نبی اللہ ٹھہرایا ہے
اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منجانب اللہ
ہونے میں برابر سمجھا ہے تا تقوّل کے معنی اس پر صادق آویں **حافظ**
صاحب کو معلوم نہیں کہ تقوّل کا حکم قطع اور یقین کے متعلق ہے پس
جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور
یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے اور
میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور
میں میری اطاعت واجب ہے اور مسیح موعود ماننا واجب ہے اور
ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہے مگر مجھے اپنا حکم
نہیں ٹھہراتا اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی

طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اس نے
اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اس کو رد کر دیا میں صرف یہ نہیں کہتا کہ میں
اگر جھوٹا ہوتا تو ہلاک کیا جاتا بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ موسیٰ اور عیسیٰ
اور داؤد اور آنحضرت صلعم کی طرح میں سچا ہوں اور میری تصدیق کے
لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے ہیں قرآن
نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی
دی ہے پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی
زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے کہ
جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین
نے بھی۔ اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا اور یہ جو
مینے کہا کہ میرے دس ہزار نشان ہیں یہ بطور کفایت لکھا گیا ورنہ مجھے
قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایک سفید
کتاب ہزار جز کی بھی کتاب ہو اور اس میں میں اپنی دلائل صدق لکھنا چاہوں
تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ کتاب ختم ہو جائے گی اور وہ دلائل ختم نہیں
ہونگے اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے اِنْ يَّكُ كَاذِبًا
فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ
يَعِدُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ یعنی اگر
یہ جھوٹا ہوگا تو تمہارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ
ہی اس کو ہلاک کر دے گا لیکن اگر سچا ہے تو پھر بعض تم میں سے اسکی
پیشگوئیوں کا نشانہ بنیں گے اور اس کے دیکھتے دیکھتے اس دار الفناء
سے کوچ کریں گے اب اس معیار کے رو سے جو خدا کے کلام میں ہے

مجھے آزماؤ اور میرے دعوے کو پرکھو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ان مولوی
صاحبوں نے میرے تباہ کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا
کفر نامہ تیار کرتے کرتے ان کے پیر گھس گئے گالیوں کے اشتہار
شائع کرتے کرتے شیعوں کو بھی پیچھے ڈال دیا میرے پر خون
کے مقدمات بنائے گئے اور کئی دفعہ فوجداری الزاموں کے نیچے
رکھ کر مجھے عدالت تک پہنچایا گیا۔ میری طرف آنے والوں پر وہ
وہ سختی کی گئی کہ بجز صحابہ کی اس زندگی کے جب مکہ میں تھے دُنیا میں
اس توہین اور تکفیر اور ایذا کی نظیر نہیں پائی جاتی بعض میرے متعلقین
غیر ممالک کے انہی ممالک میں قتل کئے گئے۔ غرض اس سے کوئی انکار
نہیں کر سکتا کہ میرے معدوم کرنے کے لئے اور لوگوں کو میری طرف
آنے سے منع کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا گیا اور کوئی دقیقہ
باقی نہ چھوڑا بہت سے بے حیائی کے کام بھی انہی مولویوں میں سے
بعض سے ظہور میں آئے میرے پر جھوٹی مخبریاں بھی کی گئیں اور خواہ
نخواہ گورنمنٹ کو خلاف واقعہ باتوں کے ساتھ اکسایا گیا مگر کچھ خبر
ہے کہ اس کا نتیجہ آخر کار کیا ہوا؟ یہ ہوا کہ میں ترقی کرتا گیا جب یہ
لوگ میری تکفیر کے لئے کھڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیاں کیں
کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دیں گے۔ اس وقت میرے ساتھ کوئی
بڑی جماعت نہ تھی بلکہ صرف چند آدمی تھے جن کو انگلیوں پر گن سکتے
تھے بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی
میں صرف اکیلا تھا کون ثابت کر سکتا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ
کوئی ایک آدمی بھی تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس سے

زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگر تو اس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت
آتا ہے جو تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی اور پھر وہ وقت آتا ہے جو
تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے
کیونکہ تو برکت دیا جائے گا خدا ایک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ تیرے
سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دیگا
اور بڑھائے گا اور انکی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اسکے
عہد پر قائم ہونگے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا جن کا
ترجمہ لکھا گیا وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ
خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ
الْوَارِثِیْن یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث
ہے۔ یہ دعا بھی براہین میں درج ہے غرض اس وقت کے لئے تو براہین احمدیہ
خود گواہی دے رہی ہے کہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا مگر آج باوجود
مخالفانہ کوششوں کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ میری جماعت مختلف
مقامات میں موجود ہے پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے
گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور
ان کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر
معجزہ کی تعریف ندوہ کے **جبہ پوش** خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام
ہے اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں اگر قرآن سے ابن مریم
کی وفات ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو
مردہ روحوں میں نہیں بٹھا دیا تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن نے سورۃ
نور میں نہیں کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت میں سے ہوں گے

تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا
ہوں۔ اے فانی انسانو ہشیار ہو جاؤ اور سوچو کہ بجز اسکے معجزہ کیا
ہوتا ہے کہ اس قدر مخالفوں کے جنگ و جدل کے بعد آخر براہین احمدیہ
کی وہ پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں تم
ثابت نہیں کر سکتے کہ اُس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا
مگر اِس وقت اگر میری جماعت کے لوگ ایک جگہ آباد کئے جاویں تو میں
یقین رکھتا ہوں کہ وہ شہر امرتسر سے بھی کچھ زیادہ ہوگا۔ حالانکہ براہین
کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی میں صرف اکیلا تھا پھر اگر مولویوں
کی مزاحمت درمیان نہ ہوتی تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ
نہ چڑھتا لیکن اب تو مولویوں اور ان کے تابعداروں کی مخالفانہ
کوششوں نے اس اعجاز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور بجائے اسکے
کہ حسب مضمون اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ مجھے صرف صادق
ہونے کی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت مل جاتی
اب تو اس کے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس
زمانہ سے بیس بائیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں وہ پوری ہو گئیں
اور ہزارہا اہل فضل و کمال میرے ساتھ ہو گئے اب دوسرا جزء آیت کا
دیکھو وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ یہ
معیار بھی کیسا اعجازی رنگ میں پورا ہوا خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا
کہ انی مهین من اراد اهانتک۔ ہر ایک شخص جو تیری اہانت
کرے گا وہ نہیں مرے گا جب تک وہ اپنی اہانت نہ دیکھ لے اب
ان مولویوں سے پوچھ لو کہ انہوں نے میرے مقابل پر خدا کے حکم سے کوئی

ذلت بھی دیکھی ہے یا نہیں اب کون میری توہین کرنے والا بول سکتا ہے
کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ہے میری
تائید کے لئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ
سے بتلا دیا کہ وعید کی پیشگوئی کے لئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس
جگہ نمونے تھوڑے نہیں کیا مخالفوں کی اس میں کچھ تھوڑی ذلت ہے
کہ غلام دستگیر اپنی کتاب فتح رحمانی میں یعنی صفحہ ۲۷ میں میرے بد عام
لفظوں میں بددعا کر کے یعنی فریقین میں سے کاذب پر بددعا کر کے
خود ہی چند روز کے بعد مر گیا[۱] محمد حسن بھیں نے اپنی تحریر میں لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کا لفظ میرے مقابل پر بولا وہ کتاب پوری نہ کرنے
پایا کہ سخت عذاب سے مر گیا پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب میں میرے
مقابل پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا وہ معًا جرم سرقہ میں اس
طرح گرفتار ہوا کہ اس[۲] نے ساری کتاب محمد حسن مردہ کی چرا لی اور کہا
کہ یہ میری بنائی ہے اور جھوٹ بولا اور اس کا نام سیف چشتیائی رکھا
اور پھر تیسری مصیبت یہ کہ محمد حسن مردہ نے جس قدر میری کتاب
اعجاز المسیح پر جرح خیال کیا تھا وہ جرح بھی سارا غلط ثابت ہوا اس نے

[۱] دیکھو کیا یہ معجزہ نہیں کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان ملاؤں کو میرے پر فتویٰ کفر کا لکھوایا تھا وہ مباہلہ کر کے خود ہی مر گیا۔ منہ

[۲] مہر علی نے محمد حسن مردہ کی نکتہ چینی پر بھروسہ کر کے یہ بیجا ناجائز الزام میرے پر لگایا کہ عرب کی بعض مشہور مثالیں یا فقرے جو مقامات حریری وغیرہ نے بھی نقل کئے ہیں وہ بطور اقتباس میری کتاب میں بھی لئے جاتے ہیں جو دو تین سطر سے زائد نہیں گویا اس نادان کی نظر میں یہ چوری ہوئی سو اسوقت ضرور تھا کہ وہ پیشگوئی اپنا چہرہ دکھلاتی کہ انی مہین من اراد اهانتك بہذا وہ ایک ساری کی ساری کتاب کا چور ثابت ہوا اور جھوٹ بولا اور غلط نکتہ چینی کی پیروی کی اور متنبہ نہ ہو سکا کہ یہ غلط ہے اس طرح وہ تین سنگین جرموں میں پکڑا گیا۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ منہ

ابھی نظر ثانی نہیں کی تھی کہ وہ مر گیا۔ اس نادان نے جو عربی سے بے بہرہ ہے ان تمام جرح کو سچ سمجھ لیا۔ اب بتلاؤ کہ یہ بھی ایک قسم کی موت ہے یا نہیں کہ کتاب کا مسودہ چرایا اور وہ چوری پکڑی گئی اور پھر گدی نشین ہو کر صریح جھوٹ بولا کہ یہ کتاب بیٹے بنائی ہے اور پھر جو کچھ چرایا وہ ایسی غلطیاں تھیں کہ گویا نجاست تھی گیا اس عذاب سے عذاب جہنم زیادہ ہے۔ لہ

پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرض محال کوئی کتاب اعجازی مدعی نبوت کی نکل آوے جس کو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعوےٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو جس کی صفت میں لاریب فیہ ہے جیسا کہ میں کہتا ہوں اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا اور کسی عذاب سے ہلاک نہ ہوا تو صرف اتنی قدر سے کوئی کاذب مدعی نبوت میرے برابر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ میری تائید میں معجزات بھی ہیں اور با ایں ہمہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر حافظ صاحب

لہ مہر علی کی سرقہ اور پھر جہالت سے غلطیوں پر غلطیاں کرنا اور نادانی سے ان غلطیوں کو زندہ قرار دینا وغیرہ امور جو سراسر جہل اور نادانی کے تقاضا سے اس سے صادر ہوئے اسکے بارے میں میری طرف سے ایک زبردست کتاب تالیف ہو رہی ہے جس کا نام نزول المسیح ہے جس سے تینوں چشتیانی پاش پاش ہو کر ایسی مرینگی کہ دوبارہ باقی نہ رہینگی تو مہر علی کی آنکھوں میں [illegible] اور اسکی زندگی کو تلخ کر دیگی یہ کتاب تیار ہو کر عنقریب چھپے گی [illegible] منہ

کوشش کرتے کرتے دنیا سے رخصت بھی ہو جائیں یا کسی اور ابو اسحاق
محمد دین سے ایک ہزار رسالہ قطع الوتین کا تصنیف بھی کرا لیں اور گویا
شخص اپنے لئے خودکشی پسند کرکے قطع الوتین ہی کرلے مگر پھر بھی حافظ
صاحب کے نصیب نہ ہوگا کہ جس طرح میں قریباً تیئیس برس سے اپنی
وحی برابر آج کے دن تک شائع کرتا رہا ہوں اسی طرح اسکی مسلسل
تیئیس برس کی وحی کا مجموعہ پیش کرسکیں جس پر اس نے میری طرح قسم
کھا کر بیان کیا ہو کہ یہ وحی یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام ہے اگر میں نے
جھوٹ بولا ہو تو مجھ پر بھی خدا کی لعنت ہو جیسا کہ میں اپنی کتابوں میں
یہی الفاظ اپنی نسبت لکھ چکا ہوں۔ یہ تو ایک ادنیٰ درجہ کی بات ہے
کہ جھوٹوں کے ساتھ میرا موازنہ کیا جائے مگر میں تو اس سے بڑھ کر
اپنا ثبوت رکھتا ہوں کہ ہزارہا معجزات اب تک ظاہر ہو چکے ہیں
جن کے ہزارہا گواہ ہیں اور قرآن شریف میرا مصدق ہے کیا یہ
میرا حق نہیں ہے کہ مقابلہ کے وقت ان ثبوتوں کو کسی کاذب پیشگو
کی نسبت آپ سے طلب کروں بھلا بتلائیں کہ میرے بغیر کس کے
لئے بموجب حدیث دار قطنی کے کسوف خسوف ہوا کس کے لئے
بموجب احادیث صحیحہ کے طاعون پڑی۔ کس کے لئے ستارہ
ذوالسنین نکلا کس کے لئے لیکھرام وغیرہ کے نشان ظاہر ہوئے
لیکن ندوۃ العلماء اگر اپنے تئیں اسم بامسمیٰ کرنا چاہے تو
اب اس کی اپنی ذاتی ہدایت کے لئے خواہ حافظ صاحب اس
سے کچھ حصہ لیں یا نہ لیں اس قدر بھی کافی ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب
نے تو ایسے مدعیان نبوت کا حلفاً ثبوت مانگے جن کی وحی

کاذب کا قرآن شریف کی طرح تئیس برس تک برابر سلسلہ جاری
رہا اور اُن سے ثبوت مانگے کہ کہاں انہوں نے قسم کے ساتھ
بیان کیا کہ ہم درحقیقت نبی ہیں اور ہماری وحی قرآن کی طرح قطعی
یقینی ہے اور یہ بھی ثبوت مانگے کہ کیا وہ لوگ اُس زمانہ کے
مولویوں کے فتوے سے کافر ٹھیرائے گئے تھے یا نہیں اور اگر
نہیں ٹھیرائے گئے تو اسکی کیا وجہ۔ کیا ایسے مولوی فاسق فاجر
تھے یا نہیں جنہوں نے دین میں ایسی لاپروائی ظاہر کی اور یہ
بھی ثبوت مانگے کہ ایسے لوگ کن قبروں میں دفن کئے گئے کیا
مسلمانوں کی قبروں میں یا علیحدہ اور اسلامی* سلطنت میں
قتل ہوئے یا امن سے عمر گذاری حافظ صاحب سے تو یہ
ثبوت طلب کیا جائے اور پھر میرے معجزات اور دیگر دلائل نصوص
قرآنیہ اور حدیثیہ کے طلب ثبوت کے لئے بعض منتخب علماء
ندوہ کے قادیان میں آویں اور مجھ سے معجزات اور دلائل یعنی
نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا ثبوت لیں پھر اگر سنت انبیاء علیہم السلام
کے مطابق میں نے پورا ثبوت نہ دیا تو میں راضی ہوں کہ میری
کتابیں جلائی جائیں لیکن اس قدر محنت اُٹھانا پڑے یا خدا کا کام
ہے ندوہ کو کیا ضرورت جو اس قدر سردرد اُٹھاوے اور کونسا

* اسلام کی سلطنت میں ثبوت دیتے ہیں یہ کافی نہیں کہ ایسا شخص جو مدعی
نبوت تھا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور نہ اس کا جنازہ پڑھا گیا
بلکہ کافی ثبوت کیلئے یہ ثابت کرنا بھی ہوگا کہ وہ قتل بھی کیا گیا کیونکہ وہ مرتد تھا
لیکن حافظ صاحب اگر یہ ثبوت دیدیں تو گویا جس امر سے بھاگتے تھے اسی کو قبول

فکر آخرت ہے نا خدا سے ڈرے مگر ندوہ کے علماء ایک ایک کرکے
یاد رکھیں کہ وہ ہمیشہ اس **دنیا** میں نہیں رہ سکتے موتیں پکار رہی
اور جس **لہو ولعب** میں وہ مشغول ہو رہے ہیں جس کا نام وہ
دین رکھتے ہیں خدا آسمان پر دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے کہ
وہ دین نہیں ہے وہ ایک چھلکے پر راضی ہیں اور **مغز**
سے بے خبر ہیں یہ اسلام کی خیر خواہی نہیں بلکہ بد خواہی ہے۔
کاش اگر انکی آنکھیں ہوتیں تو وہ سمجھتے کہ دنیا میں بڑا گناہ
کیا گیا کہ خدا کے **مسیح** کو رد کر دیا گیا اس بات کا ہر ایک کو مرتے
کے بعد پتہ لگے گا اور حافظ صاحب مجھے ڈراتے ہیں کہ تم اگر امرتسر
میں نہ آئے تو اپنے دعوے میں تمام دنیا میں کاذب سمجھے جاؤ گے
اے حافظ صاحب! دنیا کس کی ہے خدا کی یا آپ کی؟ آپ
لوگ تو اب بھی مجھے کاذب ہی سمجھ رہے ہیں اس کے بعد اور کیا سمجھینگے
آپ کی دنیا کی ہمیں کیا پروا۔ ہر ایک نفس میرے خدا کے قدموں کے
نیچے ہے۔ اے بد اندیش حافظ سن تجھے کیا خبر کہ کس قدر خدا
کی تائید میری ترقی کر رہی ہے حاسد اگر مر بھی جائے تو یہ ترقی رک
نہیں سکتی۔ کیونکہ خدا کے ہاتھ سے اور خدا کے وعدہ کے موافق
ہے نہ انسان کے ہاتھ سے خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور
ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا۔ چند سال میں ایک لاکھ
سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی کیا ابھی آپ نہیں سمجھتے
کہ آسمان پر کس کی تائید ہو رہی ہے میرے خیال میں نو دس ہزار
کے قریب تو طاعون کے ذریعہ سے ہی میری جماعت میں داخل

ہوئے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تھوڑے دنوں میں میری جماعت سے زمین بھر جائے گی۔ اے حافظ صاحب کیا آپ وہی حافظ صاحب نہیں جنہوں نے مجھ کو بلا واسطہ دیگرے کہا تھا کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کہتے تھے کہ قادیان پر **ایک نور نازل** ہوا جس سے میری اولاد محروم رہ گئی۔ افسوس آپ نے قبر میں عبداللہ صاحب کو دُکھ دیا کیا ان کے قول کے مخالف یہ طریق خلاف آپ کو لازم تھا۔ پھر کیا میاں محمد یعقوب آپ کے حقیقی بھائی نہیں ہیں ان سے بھی تو ذرا پوچھ لیا ہوتا وہ تو قریباً دس برس سے دوہائی دے رہے ہیں کہ ان کو بھی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے قادیان کا ہی حوالہ دیا تھا کہ نور قادیان میں ہی نازل ہوگا اور وہ غلام احمد ہے اور اُنہوں نے خبر دی ہے کہ وہ اب تک اس گواہی پر قائم ہیں اور ان کا خط موجود۔ پھر آپ حافظ کہلا کر حقیقی حافظ پر توکل نہیں رکھتے قوم کے ڈر سے جھوٹ بولتے ہیں میں سوچ میں ہوں کہ عبداللہ صاحب کے یہ کیسے مکاشفات تھے جو ان کے ساتھ ہی خاک میں مل گئے آپ جیسے اُن کے بڑے خلیفہ نے بھی ان کا قدر نہ کیا +

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

المؤلف میرزا غلام احمد قادیانی

۴۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء

تمام مسلمانوں اور تمام سچائی کے بھوکوں اور پیاسوں کے لئے ایک بڑی خوشخبری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنکی خارق عادت زندگی اور خلاف نصوص قرآنیہ مع جسم آسمان پر چلے جانا اور باوجود وفات یافتہ نہ ہونے کے پھر وفات یافتہ نبیوں کی روحوں میں جو ایک رنگ سے بہشت میں داخل ہوچکے داخل ہوجانا یہ تمام ایسی باتیں تھیں کہ درحقیقت سچے مذہب کے لئے ایک داغ تھا اور نیز مدت دراز سے مغربی مخلوق پرستوں کا موحدین اہل اسلام کے ذمہ ایک قرضہ چلا آتا تھا اور نادان مسلمانوں نے بھی اس قرضہ کا اقرار کرکے اپنے ذمہ ایک بڑی سودی رقم عیسائیوں کی بڑھادی تھی جسکی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس ملک ہند میں ارتداد کا جامہ پہن کر عیسائیوں کے ہاتھ میں گرو پڑ گئے تھے اور کوئی صورت ادائے قرضہ کی نظر نہ آتی تھی۔ جب عیسائی کہا کرتے تھے کہ ربنا یسوع مسیح آسمان پر زندہ مع جسم چڑھ گیا بڑی طاقت دکھلائی خدا جو تھا۔ مگر تمہارا نبی تو ہجرت کرنے کے بعد مدینہ تک بھی پرواز کرکے نہ جا سکا تمام ثور میں ہی تین دن تک چھپا رہا آخر بڑی مشکل سے مدینہ تک پہنچا اور پھر بھی عمر نے وفا نہ کی دس برس کے بعد فوت ہوگیا اور اب وہ قبر میں اور زیر زمین ہے مگر یسوع مسیح زندہ آسمان پر ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اور وہی دوبارہ آسمان سے اُتر کر دنیا کا انصاف

کرے گا ہر ایک جو اس کو خدا نہیں جانتا وہ پکڑا جائے گا اور آگ میں
ڈالا جائے گا۔

اس کا جواب مسلمانوں کو کچھ بھی نہیں آتا تھا نہایت شرمندہ
اور ذلیل ہوتے تھے اب یسوع مسیح کی خوب خدائی ظاہر ہوئی آسمان پر
چڑھنے کا سارا بھانڈا پھوٹ گیا۔ اول تو ہزار نسخہ سے زیادہ ایسی طبی
کتابیں جن کو پرانے زمانہ میں رومیوں یونانیوں۔ مجوسیوں عیسائیوں
اور سب سے بعد مسلمانوں نے بھی ان کا ترجمہ کیا تھا پیدا ہو
گئیں جس میں ایک نسخہ مرہم عیسیٰ کا لکھا ہے اور ان کتابوں
میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ مرہم عیسیٰ کے لئے یعنی اُن کے صلیبی
زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ازاں بعد کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی قبر بھی پیدا ہو گئی پھر اسکے بعد عربی اور فارسی میں
پرانی کتابیں پیدا ہو گئیں جو بعض ان میں سے ہزار برس کی
تصنیف ہیں اور حضرت عیسیٰ کی وفات کی گواہی دیتی اور قبر
انکی کشمیر میں بتلاتی ہیں اور پھر سب کے بعد جو آج ہمیں خبر
ملی یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اُس نے مسلمانوں کے لئے عید
کا دن چڑھا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال میں بمقام یروشلم پطرس
حواری کا دستخطی ایک کاغذ پرانی عبرانی میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے
جس کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس
بعد اسی زمین پر فوت ہو گئے تھے اور وہ کاغذ ایک عیسائی کمپنی نے
اڑھائی لاکھ روپیہ دے کر خرید لیا ہے کیونکہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے

کہ وہ پطرس کی تحریر ہے اور ظاہر ہے کہ اس قدر ثبوتوں کے جمع
ہونے کے بعد جو زبردست شہادتیں ہیں پھر اس بیہودہ اعتقاد
سے جو عیسٰی زندہ ہے یا زندہ آنا ایک دیوانگی ہے اور محسوسہ مشہودہ
سے انکار نہیں ہو سکتا سو **مسلمانو تمہیں مبارک ہو آج**
تمہارے لئے عید کا دن ہے ان پہلے جھوٹے عقائد کو
دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنا لو۔ مکرر یہ کہ آخری
شہادت حضرت عیسٰی کی سب سے بزرگتر حواری کی شہادت ہے
یہ وہ حواری ہے کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے خود اس شہادت
کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں اور
اب میں نوے سال کی عمر میں یہ خط لکھتا ہوں جبکہ مریم کے بیٹے کو
مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں لیکن تاریخ سے یہ امر ثابت شدہ
ہے اور بڑے بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ پطرس
اور حضرت عیسٰی کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی اور واقعہ
صلیب کے وقت حضرت عیسٰی کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت
پطرس کی عمر اس وقت تیس چالیس سال کے درمیان تھی (دیکھو
کتاب سمتھس ڈکشنری جلد ۳ صفحہ ۲۴۴۶ و موٹی بٹولس ٹیوٹیمنٹ ہسٹری
و دیگر کتب تاریخ) اور اس خط کے متعلق اکابر علماء مذہب عیسوی نے
بہت تحقیقات کرکے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ صحیح ہے اور اس کے لئے
بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں ایسی عزت
سے یہ تحریر دیکھی گئی ہے کہ ایک رقم کثیر اس کے عوض میں وارثان
اس مقدس راہب کو دی گئی ہے جس کے کتب خانوں سے بعد

وفات یہ کاغذ برآمد ہؤا اور ہمارے نزدیک اس کاغذ کی صحت پر
ایک اور قوی دلیل ہے کہ ایسے شخص کے کتب خانہ سے یہ کاغذ نکلا
ہے جو رومن کیتھلک عقیدہ رکھتا تھا اور نہ صرف حضرت عیسی کی
خدائی کا قائل تھا بلکہ حضرت مریم کی خدائی کا بھی قائل تھا یہ کاغذات
اُس نے محض ایک پرانے تبرکات میں رکھے ہوئے تھے
اور چونکہ وہ پرانی عبرانی تھی اور طرز تحریر بھی پرانی تھی اس لئے
وہ اس کے مضمون سے محض ناآشنا تھا یہ ایک نشان ہے ماسوا
اس نئی شہادت کے جو حضرت پطرس کے خط میں سے نکلی ہو
متقدمین میں بھی عیسائیوں کے بعض فرقے خود اس بات کے
قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر سے ایک موت کی سی سخت بیہوشی
میں اُتارے گئے تھے اور ایک غار کے اندر تین دن کے علاج
معالجہ سے تندرست ہو کر کسی اور طرف چلے گئے جہاں مدت تک
زندہ رہے ان عقائد کا ذکر انگریزی کتابوں میں مفصل درج ہے
جن میں سے کتاب نیو لائف آف جیزس مصنفہ سٹراس اور
کتاب ماڈرن ڈوٹ اینڈ کرسچن بلیف اور کتاب سوپرنیچرل ریلیجن
کی بعض عبارتیں ہم نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں درج کی ہیں۔

المؤلف مرزا غلام احمد قادیانی

(۶ر اکتوبر ۱۹۰۲ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ **دوم**۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم**۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد و تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ **چہارم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہو اپنی خداداد طاقتوں و نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔